کے ساتھ ساتھ نصاب میں کئی مرتبہ تبدیلی کی گئی ہے۔طریقہ تعلیم نظام امتحانات میں نمایاں تبدیلیاں کی گئی ہیں قوم آج تک یہ نہ سمجھ سکی کہ پاکستان میں کونسا نظام رائج ہے۔خود سکولوں کے اساتذہ بے حد پریشان ہیں اور شکوہ کرتے ہیں کہ روزانہ نئی نئی پالیسیاں بن کران کے پاس آتیں ہیں۔ابھی ایک طریقہ کے مطابق اپنا اور بچوں کا ذہن بناتے ہیں کہ دوسری پالیسی ہاتھ میں تھما دی جاتی ہیں۔جس سے تعلیمی ماحول بے حد متاثر ہوا ہے نہ صرف اساتذہ کی کارکردگی صفر رہی بلکہ بچے اور بچیاں بھی کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے۔حقیقت یہ ہے تعلیمی نظام کو مذاق بنا کے رکھ دیا گیا حال ہی میں گورنر پنجاب خالد مقبول نے بھی موجودہ نظام تعلیم کو قابل اصلاح قرار دیا ہے۔کیونکہ اس کی موجودگی میں تعلیمی ماحول پیدا ہونا مشکل ہے۔

سوچنے کی بات ہے آخر وہ کیا محرکات ہیں؟ جن کی وجہ سے تعلیمی نظام کو تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔بار بار کی اس تبدیلی سے جہاں اساتذہ اور طلباء ذہنی کوفت اٹھاتے ہیں وہاں کروڑوں روپیہ بھی صرف ہوتا ہے وہ کون لوگ ہیں جو کسی ایک مربوط نظام کو تشکیل دینے میں رکاوٹ ہیں؟ جو نظام ملک وملت کا صحیح ترجمان ہو۔ہماری دینی ثقافتی روایات کا عکاس ہو۔آخر وزارت تعلیم کے کلیدی عہدوں پر براجمان صاحب عقل ودانش کس کا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔کیوں نظام تعلیم کو بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے خدارا اس اہم اور نازک مسئلہ پر ہر درد دل شخص کو غور کرنا چاہئے۔

اس ملک میں بہت سے ملٹی نیشنل سکولز سسٹم رائج ہیں یا وہ سکول یا کالج ہیں جو اعلیٰ طبقوں کے بچوں اور بچیوں کیلئے ہیں ان میں یہ تبدیلیاں کیوں رونما نہیں ہوتیں اور ان میں مقرر کردہ نصاب تبدیل کیوں نہیں ہوتا؟

ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان کے نظام تعلیم کو جان بوجھ کر تباہ کیا جاتا ہے۔آئے دن کی تبدیلی سے یہ نظام بے جان ہو کر رہ گیا ہے اور قوم کو جہالت میں دھکیلنے کی ایک کوشش ہے۔نظام تعلیم اور نصاب کے حوالے سے ہم یہاں چند معروضات پیش کر رہے ہیں اور وزارت تعلیم پاکستان کے ذمہ داران کے علاوہ ماہرین تعلیم سے بھی التماس کریں گے کہ وہ اصلاح نظام کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔تاکہ قوم کے نونہال بچے اور نوجوان تعلیمی دورانیے میں جہاں اچھی تعلیم حاصل کریں وہاں ان کی اچھی تربیت بھی ہو۔

تعلیم کسی بھی قوم کی فکری نظریاتی معاشی معاشرتی سماجی اور قومی سوچ کی ترجمانی کرتی ہے لہٰذا انہی باتوں کو مدنظر رکھ کر نظام اور نصاب ترتیب دیا جائے ابتداء سے لیکر اعلیٰ تعلیم پانے تک ایک طالب علم میں اپنے عقائد فکری ونظریاتی پختگی کے ساتھ ساتھ دین سے واقفیت بھی حاصل ہو۔وہ علم کے جس شعبے میں مہارت حاصل کرے لیکن وطن سے محبت اسلامی ثقافت کا دلدادہ ہو۔اس کا رہن سہن بود وباش پاکستانی ہو۔اور ایمانداری، دیانتداری اس کے کردار کا جزء لاینفک ہو۔یہ سب ایک اعلیٰ نظام تعلیم اور معیاری نصاب ہی کے ذریعے ممکن ہے۔

اسی لئے بے حد ضروری ہے کہ ایک دفعہ نہایت غور کے بعد قومی ترجیحات، اسلامی عقائد، دینی ثقافت اور معاشرتی ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر بہترین نظام تعلیم وضع کیا جائے اور اسے پورے ملک میں یکساں طور پر نافذ کیا جائے۔اور اس کی تنفیذ پر اصرار کیا جائے۔اگرچہ اس کے نتائج اور ثمرات حاصل کرنے میں ایک وقت لگے گا لیکن ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آنے والی نسل کم از کم اس سے ضرور مستفید ہوگی۔اور اس سے خوشگوار تبدیلی آئے گی۔اس نظام میں تبدیلی کی اجازت نہ دی جائے۔تاکہ کوئی اپنی پسند اور ناپسند کی بنا پر اسے بازیچہ اطفال نہ بنائے اور اگر حالات وواقعات کی روشنی میں تبدیلی ناگزیر ہو تو ماہرین کے مشورے سے کی جائے۔تاکہ پورا نظام متاثر نہ ہو۔

ہم امید کرتے ہیں کہ صاحب بست وکشاد ان معروضات پر ہمدردی سے غور فرمائیں گے۔

ہوا کا خوشگوار جھونکا !

مسلم امہ اس وقت جس کرب اور اذیت کے ساتھ جی رہی ہے شاید اس سے قبل اتنا کٹھن مرحلہ پیش نہ آیا ہوگا۔دن بدن ان تکالیف میں اضافہ ہو رہا ہے پوری دنیا کے خونخوار درندے اپنے لاؤلشکر کے ساتھ مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کئے ہوئے ہیں۔مصلحت خویش حکمرانوں نے چپ سادھ رکھی ہے۔اور مسلمان نہایت مایوسی اور بے کسی کے ساتھ تباہی اور بربادی کے مناظر دیکھنے پر مجبور ہیں۔ان حالات میں انہیں کوئی حوصلہ اور دلاسہ دینے کیلئے بھی تیار نہیں

ہے۔

حال ہی میں غیر جانبدار ممالک کی سربراہی کانفرنس ملائیشیا میں منعقد ہوئی ہے جس میں افتتاحی خطاب کرتے ہوئے ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے جو کچھ فرمایا۔ وہ ہر غیرت مند مسلمان کی آواز اور ترجمانی ہے۔ انہوں نے پوری دیانتداری کے ساتھ حالات کا تجزیہ کیا اور بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ عالمی ضمیر کو جھنجوڑا۔ کہ یہ صرف اور صرف مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شمالی کوریا نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کے پاس مہلک ہتھیار ہیں۔ لیکن امریکہ اور اس کے حاشیہ بردار اس طرف منہ نہیں کرتے۔ اور جبکہ سلامتی کونسل میں عراق کے متعلق رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ اس میں یہ اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ عراق کے پاس مہلک ہتھیار نہیں ہیں اسکے باوجود امریکہ اس بات پر بضد ہے کہ وہ قوت کے استعمال سے عراق کو غیر مسلح کرے گا۔ یہ امریکہ کی ہٹ دھرمی ہے کہ وہ محض قوت کے بل بوتے پر علاقے کا پولیس مین بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے اس امر پر شدید تنقید بھی کی ہے۔ کہ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے کیلئے مغربی ذرائع ابلاغ نے ایک خاص مہم چلا رکھی ہے۔ قدم قدم پر ان کے لئے مشکلات پیدا کر رکھی ہیں۔ اب تو بحیثیت مسلمان داڑھی رکھنا جرم بن گیا ہے۔ انہوں نے امریکی رویے کو غیر انسانی قرار دیا۔ اور کہا کہ بش مسلمانوں کے وسائل پر زبردستی قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ مہلک ہتھیاروں کو تباہ کرنے کی آڑ میں خود خطرناک ہتھیاروں کی نمائش کر رہے ہیں اور خود کیمیائی اور جراثیمی ہتھیار لیکر خلیج پہنچ چکے ہیں۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ عجیب بات تو یہ ہے کہ ایک طرف مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے۔ اور انہیں خطرناک ثابت کرنے کیلئے طرح طرح کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ تو دوسری طرف تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی یہودیوں کو پناہ کی ضرورت پڑی انہوں نے مسلمانوں کے ممالک میں پناہ لی ہے کیا کبھی کوئی دہشت گردوں سے بھی پناہ لیتا ہے۔ خود عیسائیوں نے اپنے بھائیوں کے خلاف خونریزی کی اور عیسائی مدد اور پناہ کیلئے مسلمانوں سے مدد طلب کرتے رہے۔ لیکن افسوس کہ آج سچائی کے سارے پیمانے بدل گئے۔

ملائیشیا کے وزیراعظم نے صاف اور دوٹوک الفاظ میں وہی باتیں کہی ہیں جو ہر درددل رکھنے والے مسلمان کے ذہن میں ہیں۔ مایوسی کے اس عالم میں مہاتیر محمد کا یہ بیان ہوا میں خوشگوار جھونکا محسوس ہوا۔ اور امت مسلمہ نے سکھ کا سانس لیا کہ کوئی تو ہے جو ان کی دل کی بات زبان پر لا سکتا ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ خلیج میں امریکہ اور اس کے حلیفوں کی فوج ظفر موج کا جم غفیر اس بات پر شاہد ہے۔ کہ ان کے عزائم نہایت خطرناک ہیں اور انکا ہدف صرف عراق نہیں بلکہ دیگر اسلامی ممالک ہیں اسرائیل کے ملعون وزیراعظم شیرون نے تو واضح لفظوں میں یہ بات کہہ دی ہے کہ عراق کے بعد شام ایران اور پاکستان کی باری ہے۔ خود امریکی صدر نے بھی پریس کانفرنس میں یہ بات کہی کہ عراق کو تسخیر کرنے کے ساتھ علاقے میں نئی سرحد بندی کی جائے گی اور فلسطین کی ریاست وجود میں آئے گی اور علاقے میں جمہوری اقدار کو فروغ ملے گا۔

یہ باتیں دشمن کے عزائم کو واضح کرتی ہیں کہ خلیج میں فوج کشی کے ارادے کیا ہیں۔ عجیب بات ہے کہ اسرائیل جو کہ کھلم کھلا جارحیت کرتا ہے روزانہ سینکڑوں فلسطینیوں کو شہید کر رہا ہے ان کے مکانات منہدم کرتا ہے اور بہیمانہ طریقے سے بم باری کرتا ہے نہ تو امریکہ کو یہ دہشت گردی نظر آتی ہے اور نہ ہی عالمی ضمیر بیدار ہوتا ہے۔ حالانکہ اسرائیل کے پاس مہلک ترین ہتھیار ہیں اور نہ ہی اقوام متحدہ کو شرم وحیاء ہے وہ امریکہ کی لونڈی کا کردار ادا کر رہا ہے۔ اور پوری دنیا میں امریکہ کا ورلڈ آرڈر کی تنفیذ چاہتا ہے۔ اور سلامتی کونسل کے ذریعے اپنے مذموم مقاصد حاصل کر رہا ہے۔

اس یکطرفہ کاروائیوں اور زیادتیوں کیوجہ سے مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ وہ بھی اپنا تحفظ کریں۔ اس ضمن میں ملائیشیا کے ویزراعظم کا بیان بارش کا پہلا قطرہ ہے۔ اور اس جرات اظہار سے عالمی ضمیر ضرور بیدار ہوگا۔ یہ امت مسلمہ کی بیداری کا وقت ہے ہماری اسلامی برادری سے بالعموم اور سربراہان سے بالخصوص یہ درخواست ہے ک وہ اپنا محاذ مضبوط کریں او دشمنوں کے مقابلے میں ڈٹ جائیں اور اپنی کوتاہیوں کا ازالہ کریں اور دشمن کے عزائم کو ناکام بنانے کیلئے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔

امید ہے اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہوگی اور مسلمان سرخرو ہونگے ان شاء اللہ۔